دستور ۱۹۷۳ء میں "نویں ترمیم" کے لیے قرارداد

۱۶ اکتوبر ۸۵ء کو یہ قرارداد قومی اسمبلی نے اپنے اجلاس میں حکومتی پارٹی اور آزاد گروپ کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تحت متفقہ طور پر منظور کی۔

(۱) قومی اسمبلی متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ اس کے آئندہ اجلاس میں ایک نئے دستوری ترمیمی بل کے ذریعے درج ذیل دستوری ترامیم کی جائیں:

الف: آرٹیکل نمبر ۲ میں "اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہے" کے بعد اضافہ کیا جائے کہ "قرآن و سنت ملک کے بالاترین (سپریم) قانون اور پالیسی بنانے اور قانون سازی کے لیے اصل منبع ہوں گے"

ب: آرٹیکل نمبر ۲۰۲ ب (ج) میں ترمیم کی جائے۔ تاکہ درج ذیل کو مؤثر بنایا جا سکے۔

(i) قانون کی تعریف درج ذیل ہوگی:

"قانون میں کوئی بھی رواج یا رسم جسے قانون کی طاقت حاصل ہو شامل ہے۔ لیکن اس میں دستور شامل نہیں ہے"

(ii) جملہ کا بقیہ حصہ "مسلم پرسنل لاء" سے لے کر "آخری لفظ" تک حذف کر دیا جائے۔

(iii) ایک وضاحتی شق کا اضافہ کیا جائے تاکہ مالیاتی بینکاری سے متعلق معاملات میں فیڈرل شریعت کورٹ متعلقہ ماہرین کے مشورے کے بعد متعین اقدامات اور ایک مقررہ مدت کی سفارش کرے گی جس مدت میں متعلقہ قانون ساز ادارے کو ضروری اقدامات کرنے ہوں گے۔ تاکہ قانون کو اسلام کے ضابطوں کے مطابق بنایا جا سکے۔

(۲) مزید برآں قومی اسمبلی یہ قرارداد بھی منظور کرتی ہے کہ وزیراعظم ایک کمیشن قائم کریں جو

چھ ماہ کے اندر اندر پارلیمنٹ کو رپورٹ دے کہ اس قرارداد کے پیراگراف نمبر ۱- اور دستور کے آرٹیکل نمبر ۲-اے کو پورا کرنے کے لیے دستور میں مزید کن ترامیم و تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔

(۴) یہ کمیشن ملک میں نفاذِ اسلام کے عمل کو تیز بنانے کے لیے اقدامات اور ذرائع بھی تجویز کرے گا اور پارلیمنٹ کو اس سمت میں ہونے والی پیش رفت سے بھی آگاہ کرے گا۔

نفاذِ شریعت بل ۱۹۸۵ء

بل کے بارے میں ۲۴/اپریل ۸۶ء تک آراء بھیجنے کی ہدایت

قاضی عبداللطیف و مولانا سمیع الحق، سینیٹروں نے ۱۳ر جولائی ۱۹۸۵ء کو سینیٹ میں نفاذِ شریعت بل ۱۹۸۵ء پیش کیا۔ بل کو پیش کئے جانے کے بعد متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ ۱۰ر نومبر ۱۹۸۵ء کو محرک کی طرف سے زبانی تحریک پیش کئے جانے کے بعد بل منتخبہ کمیٹی کو بھیج دیا گیا تھا۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ ۱۲ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو ایوان میں پیش کی۔

۲۶ر جنوری ۱۹۸۶ء کو یہ بل منتخبہ کمیٹی کی پیش کردہ صورت میں سینیٹ کے زیرِ غور لایا گیا ہے۔ بل حسب ذیل ہے۔

چونکہ قراردادِ مقاصد کو جو کہ سابقہ دساتیر میں بطور تمہید کے رکھی گئی ہے، جناب صدرِ مملکت نے اپنے صدارتی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے دستور مستقل کا حصہ قرار دے دیا۔

اور چونکہ قراردادِ مقاصد میں اس ملک کا حاکمِ اعلیٰ تشریعی اور تکوینی دونوں حیثیتوں سے رب العالمین خالقِ کائنات کو تسلیم کیا گیا ہے۔

اور چونکہ یہ ملک مسلمانوں کی عملی زندگی کو قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے کے لیے معرضِ وجود میں لایا گیا ہے۔

اور چونکہ اس ملک کے باشندوں کے ساتھ یہ عہد کیا گیا کہ یہاں قرآن و سنت کا قانون زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور نافذ ہو گا۔

اور چونکہ موجودہ ریفرنڈم اور انتخابات میں عوام نے صدر مملکت اور پارلیمنٹ کو شریعت کے عملی نفاذ کے لیے منتخب کیا ہے۔

لہذا اب حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

۱۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغازِ نفاذ۔ (۱) یہ ایکٹ نفاذِ شریعت ایکٹ ۱۹۸۵ء کے نام سے موسوم ہو گا۔

۲۔ یہ پورے پاکستان پر وسعت پذیر ہو گا۔

۳۔ یہ (***) فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

۲۔ تعریف۔ اس ایکٹ میں شریعت سے مراد:

(الف) دین کا وہ خاص طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اپنے بندوں کے لیے مقرر کیا ہے۔

(ب) شریعت کا اصل مآخذ قرآنِ پاک اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(ج) کوئی حکم یا ضابطہ جو اجماعِ امت سے ثابت اور ماخوذ ہو، شریعت کا حکم متصوّر ہو گا۔

(د) ایسے احکام جو امت کے مسلّم اور مستند فقہاء (مجتہدین نے قرآنِ پاک، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماعِ امت کے قیاس و اجتہاد کے ذریعے مستنبط کر کے مدوّن کیے ہیں شریعت کے احکام متصوّر ہوں گے۔

۳۔ کوئی مقننہ شریعت کے خلاف قانون نہیں بنائے گی: مقننہ کوئی ایسا قانون یا قرارداد منظور نہیں کر سکے گی جو شریعت کے احکام کے خلاف ہو۔ اگر کوئی ایسا قانون یا قرارداد منظور کر لی گئی تو (***) اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔ (***)

۴۔ عدالتیں شریعت کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کریں۔ ملک کی (*) عدالتیں (***) تمام امور و مقدمات میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابند ہوں گی (***)

۵۔ وفاقی شرعی عدالت کا دائرۂ اختیار: وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار سماعت و فیصلہ بلا (*) استثنیٰ تمام امور و مقدمات پر حاوی ہو گا۔ (***)

۶۔ شریعت کے خلاف احکامات دینے پر پابندی:

انتظامیہ کا کوئی بھی فرد بشمول صدر مملکت اور وزیراعظم شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں

دے سکے گا۔ (***)

۷۔ **عدالتی عمل اور احتساب:**

حکومت کے تمام عمال بشمول صدرِ مملکت (***) اسلامی قانونِ عدل کے مطابق عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوں گے۔

۸۔ حذف کر دی گئی۔

۹۔ **غیر مسلم کو تبلیغ کی آزادی:** غیر مسلم باشندگانِ مملکت کو (***) اپنے ہم مذہبوں کے سامنے مذہبی تبلیغ کی آزادی ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون کے مطابق کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۰۔ **علماء کو جج مقرر کیا جائے گا:** تمام عدالتوں میں حسبِ ضرورت تجربہ کار جید اور مستند علماءِ دین کا بحیثیتِ جج اور معاونینِ عدالت تقرر کیا جائے گا۔

۱۱۔ **ججوں کی تربیت کے انتظامات:** علومِ شرعیہ اور اسلامی قانون کی تعلیم اور ججوں کی تربیت کا ایسا موثر انتظام کیا جائے گا کہ مستقبل میں علومِ شرعیہ اور خصوصاً اسلامی قانون کے ماہر جج تیار ہو سکیں۔

۱۲۔ **قرآن و سنت کی تعبیر:** قرآن و سنت کی وہی تعبیر معتبر ہوگی جو اہل بیت عظام، صحابہ کرامؓ اور مستند مجتہدین کے علمِ اصولِ تفسیر اور علمِ اصولِ حدیث و فقہ کے مسلمہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہو۔

۱۳۔ **عمالِ حکومت کے لیے شریعت کی پابندی:** انتظامیہ، عدلیہ، مقننہ کے ہر فرد کے لیے فرائضِ شریعت کی پابندی اور محرماتِ شریعت سے اجتناب کرنا لازم ہوگا۔

۱۴۔ **ذرائع ابلاغ کی تطہیر:** تمام ذرائع ابلاغ کو خلافِ شریعت پروگراموں، فواحش اور منکرات سے پاک کیا جائے گا۔

۱۵۔ **حرام کمائی پر پابندی:** حرام طریقوں اور خلافِ شریعت کاروبار کے ذریعہ دولت کمانے پر پابندی ہوگی۔

۱۶۔ **بنیادی حقوق کا تحفظ:** شریعت نے جو بنیادی حقوق باشندگانِ ملک کو دیئے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔ (***)

۲۔ **بل کی اغراض و وجوہ بھی حسبِ ذیل ہیں:** مملکتِ خداداد پاکستان ایک

نظریاتی ملک ہے۔ اس کی بنیاد اسلام کے نظریہ پر قائم ہے۔

اس مسودہ قانون کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملک کے اسلامی نظریہ کا استحکام ہے۔

اہلِ ملک کو جو بلا امتیاز عرصہ سے اس نظام کے لیے بے چین ہیں مطمئن کرنا ہے۔

ملک میں صحیح اسلامی معاشرہ کے ذریعہ امن و امان اور اسلامی مساوات قائم کرنا ہے۔

۴۔ ۲۶ جنوری ۱۹۸۶ء کو منعقد ہونے والے سینٹ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بل پر تین ماہ کے اندر یعنی ۲۵ اپریل ۱۹۸۶ء تک رائے عامہ حاصل کرنے کے لیے اسے مشتہر کیا جائے۔

۵۔ عوام میں سے کوئی شخص یا کوئی ادارے یا انجمنیں وغیرہ جو بل کی تمام یا اس کی کسی دفعہ پر اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، وہ اپنی رائے سیکریٹری، سینٹ سیکریٹریٹ، عمارت بینک دولت پاکستان۔ اسلام آباد کو زیادہ سے زیادہ ۲۵ اپریل ۱۹۸۶ء تک بھیج سکتا ہے۔

حجیتِ حدیث

ردِ تقلید اور حدیث کے حجتِ شرعیہ ہونے پر

شیخ ناصر الدین البانی کی مایہ ناز کتاب

قیمت	ترجمہ	ضخامت
۹ روپے صرف	حافظ عبدالرشید اظہر	۸۸ صفحات

ناشر: ادارہ محدث ۹۹ جے۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

اگر آپ کے نام آنے والے رسالہ پر:

"اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہے"

کی مہر لگی ہے، تو براہِ کرم پندرہ یوم کے اندر اندر اپنا زرِ سالانہ دفتر کے نام روانہ فرما دیں۔ بصورتِ دیگر وی پی کا انتظار فرمائیں ___ شکریہ!

(مینیجر)